منگل | 20-جنوری 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

CPL 61

213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 48-83 نمبر 17 | منگل 21 رمضان۔ 1418ھ 20 صلح 1377ہش 20-جنوری 1998ء

کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کرتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائے گا جیسا کہ ایک فقیر' بلکہ اس سے زیادہ۔ پس کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے۔ اور خدا کے حرام کو ایسی بے باکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے۔ غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی' کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کو تیار ہو جاتا ہے' اور شہوات کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائے گا۔ یہاں تک کہ مرے گا۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 71)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا کے محبوبوں کو تکالیف آتی ہیں ان کی تکالیف میں ایک لطیف بسر ہوتا ہے۔ ان پر اس لئے سب سے زیادہ تکالیف اور مصائب نہیں آتی ہیں کہ تباہ ہو جائیں' بلکہ اس لئے کہ تا زیادہ سے زیادہ پھل اور پھول میں ترقی کریں۔ دیکھو دنیا میں ہر جوہر قابل کے لئے خدا نے یہی قانون ٹھہرایا ہے کہ اول وہ صدمات کا تختہ مشق بنایا جاتا ہے۔ کسان زمین میں ہل چلا کر اس کا جگر پھاڑتا ہے اور اس مٹی کو باریک کرتا ہے۔ یہاں تک کہ ہوا کے جھونکے اسے ادھر ادھر اڑائے لئے پھرتے ہیں۔ نادان خیال کرے گا کہ زمیندار نے بڑی غلطی کی جو اچھی بھلی زمین کو خراب کر دیا۔ مگر عقل مند خوب سمجھتا ہے کہ جب تک زمین کو اس درجہ تک نہ پہنچایا جاوے۔ وہ پھل پھول پیدا کرنے کی قابلیت کے جوہر نہیں دکھا سکتی۔ اسی طرح زمین میں بیج ڈال دیا جاتا ہے۔ جو خاک میں مل کر بالکل مٹی کے قریب قریب ہو جاتا ہے' لیکن کیا وہ دانے اس لئے مٹی میں ڈالے جاتے ہیں کہ زمیندار ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے؟ نہیں نہیں وہ دانے اس کی نگاہ میں بہت ہی بیش قیمت ہیں۔ اس کی غرض ان کو مٹی میں گرانے سے صرف یہ ہے کہ وہ پھلیں اور پھولیں اور ایک ایک کی بجائے ہزار ہزار ہو کر نکلیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 515)

والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کیلئے دعا کرنے کا حکم ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

وہ عبادت جو خالصتاً اللہ کے لئے ہو اور شرک سے کلیتہً پاک اور صاف ہو۔ وہ انسانی تعلقات منقطع کرنے پر آمادہ نہیں کرتی بلکہ اللہ کے حوالے سے ان تعلقات کو قائم کرنے کی تلقین کرتی ہے۔ پس وہ عبادت گزار جو دنیا سے تعلقات کاٹ کر ایک طرف ہو جائیں وہ حقیقت میں واحد خدا کی عبادت کرنے والے نہیں بلکہ کسی اور ذات کی عبادت کرتے ہوں گے۔ اللہ کی عبادت کرنے والا جو شرک سے پاک ہو اس کی یہ صفات ہیں اور ان صفات سے اس کی عبادت کا خلوص پہچانا جائے گا کیونکہ جو عبادت انسان خدا کے حضور کرتا ہے اس پر دنیا تو گواہ نہیں ہے۔ اس کے دل کی کیفیت ہے وہ خالصتاً اللہ کے لئے ہے کہ نہیں' شرک سے پاک ہے کہ نہیں۔ یہ سارے وہ معاملات ہیں جن کا رخ خدا کی طرف ہے اور اللہ دیکھ رہا ہے اور بندے کو کچھ پتہ نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ لیکن ایسے لوگوں کی کچھ علامات ایسی ہیں جو بندے بھی دیکھ سکتے ہیں اور ان علامتوں کو دیکھ کر ان کو معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ خالص عبادت کرنے والا غیر مشرک ہے جس نے اپنے وجود کو تمام تر اللہ کے لئے کر دیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی صفات بیان ہو رہی ہیں۔

سب سے پہلے فرمایا۔ (۔) کہ والدین سے احسان کا سلوک کرو والدین ایک قسم کے رب بن جاتے ہیں کیونکہ والدین کے ذریعے انسان دنیا میں آتا ہے اور خدا تعالیٰ کے بعد سب سے پہلے والدین ہی کا ذکر ضروری تھا۔ اور یہی کیا گیا ہے لیکن والدین کو ایسے مرتبہ پر رکھ گیا ہے جہاں فرمایا ان کے ساتھ احسان کا سلوک کرو۔ (۔)

خدا تعالیٰ کا جہاں تک معاملہ ہے خدا تعالیٰ کے ساتھ احسان کا سلوک ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ کے احسان ہم پر حاوی ہیں اور اس میں ایک بہت لطیف مضمون بیان فرمایا گیا ہے کہ اگرچہ ماں باپ تمہیں پیدا کرتے ہیں مگر احسان اللہ کا ہے۔ جب تم ان کے ساتھ حسن سلوک کرو تو ایسا کرو کہ تمہاری طرف سے وہ احسان ان کی

باقی صفحہ 2 پر

دعائیہ فہرست

○ ایسے افراد جو اپنا چندہ وقف جدید اس مبارک مہینہ میں ادا کریں گے ان کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں بغرض دعا بھجوائے جائیں گے۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ اپنا چندہ وقف جدید ان بابرکت ایام میں ادا کر دیں۔ سو فیصدی ادائیگی کرنے والے احباب کے اسماء گرامی کی فہرست 25- رمضان تک دفتر وقف جدید میں بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

تقریب شادی

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 97-12-12 کو مکرم نعیم احمد صاحب مقیم جرمنی ابن مکرم نذیر احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کی شادی ہمراہ عزیزہ نصیرہ فائزہ صاحبہ بنت سعادت احمد خان صاحب چک نمبر 111 جنوبی ضلع سرگودھا انجام پائی۔ اگلے روز 97-12-13 کو دعوت ولیمہ منعقد ہوئی جس میں محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے دعا کروائی۔ ان کا نکاح مورخہ 97-12-11 محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے بیت النصرت محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں 5400 جرمن مارک پر پڑھا تھا۔ لڑکی کی طرف سے ولی کے فرائض مکرم عبدالباسط ناصر صاحب سکواڈرن لیڈر نے ادا کئے۔ مکرم نعیم احمد صاحب میاں علم الدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پوتے مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب کے بھتیجے اور میاں بشیر احمد صاحب باغبان پورہ لاہور حال لندن کے نواسے ہیں احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم محمد ہارون صاحب آف ناروے کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بجیلہ ارم عطا فرمایا ہے نومولود مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب آف ناروے (حال ربوہ) کی نواسی اور مکرم بشارت احمد صاحب بٹ آف گجرات کی پوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نومولودہ کو سعادت مند اور باعمر بنائے۔

ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق و صفا سے اس کے ہو گئے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

19 صلح 1377 ہش — 19 جنوری 1998ء

نو مبائعین کی تربیت

جہاں تک دعوت الی اللہ کا تعلق ہے یہ روز اول ہی سے ہمارے لئے انتہائی اہم مہم کی صورت رکھتی ہے۔ اب اس کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جارہا ہے۔ دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں دعوت الی اللہ کرنے کی ضرورت نہ ہو اور دعوت الی اللہ کی نہ جارہی ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے جماعت ایسی ترقی کر رہی ہے کہ عام طور پر کہا جاسکتا ہے کہ یہ بات تصور میں بھی نہیں آسکتی تھی۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کے کاموں کی مصلحت کو تو کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جو ترقی اس وقت ہو رہی ہے وہ آج سے چند سال پہلے تصور میں بھی نہیں آسکتی تھی۔ اس ترقی کے نتیجے میں جو لوگ جماعت میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں ان کی دیکھ بھال کی طرف حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) خاص طور پر توجہ مبذول فرما رہے ہیں۔ ان کی تربیت ایسے رنگ میں ہونی چاہئے کہ وہ جماعت میں شامل ہو کر پرانے احمدیوں کا سا رنگ اختیار کرلیں اور کہیں دو رنگی نظر نہ آئے۔ اسی لئے حضرت صاحب نے اپنے متعدد خطبات میں جماعت کی توجہ اس طرف مبذول کروائی ہے کہ ہر نئے آنے والے کا خیال رکھا جائے اور اس کی تربیت کی جائے۔ خاص انتظامی تبدیلیاں بھی فرمائی گئی ہیں۔ مثلاً وقف جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا۔

"آج سے اپنی جماعت میں ایک پورے سیکرٹری وقف جدید برائے نو مبائعین کو مقرر کریں۔ گویا کو کچھ سیکرٹریان تو عمومی رنگ میں ساری جماعت کے لئے ہوں ان کا بھی فرض تو ہے کہ وہ نو مبائعین کی طرف نگاہ رکھیں۔ لیکن خاص طور پر ایک سیکرٹری مقرر کیا جانا چاہئے جو صرف اور صرف نو مبائعین کے لئے ہو"۔

پس یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ نو مبائعین کی تربیت کس قدر ضروری ہے۔ آیئے ہم جو پہلے سے جماعت میں شامل ہیں۔ اس امر کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی تمام کوششیں نو مبائعین کی تربیت پر لگادیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہم بڑھ رہے ہیں فضلِ الٰہی سے چار سُو
رفتار اپنی تیز ہے منزل ہے روبرو
اپنی صدا کہ پہلے نحیف و نزار تھی
اب یہ پہنچ رہی ہے زمانے میں کُو بکُو
کون و مکاں میں اس کی پذیرائی کیوں نہ ہو
پھولوں کی طرح دینے لگی ہے یہ رنگ و بُو

ابو الاقبال

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

جماعت احمدیہ داتا ضلع مانسہرہ

روزنامہ اخبار الفضل مورخہ 97-12-11 میں حضرت مرزا منصور احمد صاحب کی وفات کا پڑھ کر جملہ افراد جماعت احمدیہ داتہ۔ ضلع مانسہرہ۔ اس سانحہ عظیم پر اظہار افسوس کی غرض سے جمع ہوئے۔ اور اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرزا منصور احمد صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ اور خصوصاً خاندان حضرت مرزا منصور احمد صاحب کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور عالمی جماعت احمدیہ میں اس خلاء کو محض اپنے فضل سے پر فرمائے۔ نیز اپنے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں اپنے دکھ بھرے جذبات کا اظہار کیا۔ اور دعا کی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت صاحب کو باصحت و سلامت عمر دراز عطا فرمائے۔ اور اس سانحہ عظیم کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ گھر عزیز و اقارب اور وطن سے دوری کم صدمہ نہ تھا۔ کہ ایک اور صدمہ اپنے چچازاد بھائی اور ناظر اعلیٰ کی جدائی کا آگیا۔ اللہ تعالیٰ ہی حضرت صاحب کو اس کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت امام جماعت الرابع کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

جملہ افراد جماعت احمدیہ داتہ ضلع مانسہرہ
بذریعہ فقیر محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ داتہ ضلع مانسہرہ

○○○

جماعت احمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

مجلس عاملہ جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اپنے اجلاس مورخہ 14 دسمبر 1997ء اور اراکین جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات پر گہرے صدمے اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے اور حضرت مرزا شریف احمد کے صاحبزادے تھے۔ آپ کو حضرت امام جماعت الثانی کی دامادی کا شرف بھی حاصل تھا۔ اوائل عمر ہی سے نمایاں اور تاریخ ساز جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ 26 سال تک ناظر اعلیٰ کے عہدہ پر فائز رہے۔ خدام الاحمدیہ انصار اللہ میں اور امیر مقامی کے طور پر آپ کی خدمات سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں۔ ائمہ سلسلہ کی اطاعت آپ کا فرض اولین تھا۔ انتہائی وفاشعار جرات مند، عالی حوصلہ اور فراست مند انسان تھے۔ سخت سے سخت حالات میں بھی کبھی نہیں گھبرائے بلکہ دوسروں کو حوصلہ دیتے رہے۔ بحیثیت صدر مجلس مشاورت آپ کی راہنمائی اور صائب مشورے تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں۔ غرضیکہ جو کام بھی آپ کے سپرد کیا گیا اسے انتہائی لگن۔ محنت۔ تندہی اور خلوص نیت کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

شریک غم
اراکین جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

○○○

مجلس انصار اللہ اسلام آباد شرقی

اراکین مجلس انصار اللہ اسلام آباد شرقی کا غیر معمولی اجلاس جو مورخہ 97-12-13 کو منعقد ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں سب سے لمبا عرصہ بطور ناظر اعلیٰ اور بطور امیر مقامی اور بطور صدر مجلس مشاورت نہایت اہم اور تاریخی خدمات بجا لانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ 1971ء میں ناظر اعلیٰ کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے اور تادم وفات قریباً 26 برس اس عہدہ پر فائز رہے۔ اس طرح آپ کو حضرت امام جماعت الثالث اور حضرت امام جماعت الرابع کے دور امامت میں 45 مرتبہ امیر مقامی بننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ نیز مجلس مشاورت کی صدارت کا اعزاز بھی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے لندن تشریف لے جانے کے بعد آپ کے پاس رہا۔

آپ کی اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے۔ آپ کی بڑی بیٹی صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان ہیں۔ اور سب سے چھوٹے صاحبزادے مرزا منصور احمد صاحب ناظر تعلیم رہے۔ جن کو اللہ نے اب امیر مقامی اور ناظر اعلیٰ کی اہم ترین ذمہ داری عطا فرمائی ہے۔

ہم جملہ اراکین مجلس انصار اللہ اسلام آباد شرقی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات پر حضرت صاحب کی خدمت میں نیز آپ کی اہلیہ محترمہ اور بچوں اور دیگر اعزہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم سے حضرت میاں صاحب کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور آپکے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین

ہم ہیں اراکین مجلس انصار اللہ اسلام آباد شرقی
(محمد یوسف بقاپوری۔ زعیم اعلیٰ)

○○○

بقیہ صفحہ 1

طرف رواں ہونے والا ہو۔ ایک اور موقع پر اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ دعا کرو ان کے لئے کہ اے خدا ان سے یہ سلوک فرما (۔) جس طرح انہوں نے بچپن میں میری تربیت فرمائی اور پرورش کی۔

(از خطبہ 13۔ مئی 1994ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک محمد عبداللہ

حضرت مرزا منصور احمد صاحب

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب خاکسار کے ہم عمر بھی تھے اور ہم مکتب بھی۔ میں نے اپنے آبائی وطن ممبڑیال ضلع سیالکوٹ سے قادیان آ کر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی پانچویں جماعت میں داخلہ لیا تھا۔ محترم صاحبزادہ صاحب بھی اسی کلاس میں زیر تعلیم تھے۔ آپ کا ڈیسک میرے قریب ہی تھا۔ چند دن تو اجنبیت میں گزرے۔ ازاں بعد آہستہ آہستہ واقفیت پیدا ہوئی۔ اور پھر یہ واقفیت دوستی میں تبدیل ہو گئی۔ صاحبزادہ صاحب بہت سنجیدہ اور کم گو تھے۔ خاندانی لحاظ سے بھی آپ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بڑے صاحبزادے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے تھے۔ اس لحاظ سے بھی آپ ایک خاص وقار کے حامل تھے۔

ہماری دوستی روز بروز بڑھتی گئی ان دنوں ہمارے انگریزی کے استاد حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب تھے جو قادیان سے ملحقہ گاؤں کھارا کے رہنے والے تھے۔ ہماری کلاس کے ناظم بھی تھے۔ ہم نے ان سے درخواست کر کے اپنی سیٹیں ایک ہی ڈیسک پر کرلیں۔

میری رہائش قادیان شہر میں کشمیری محلہ گلی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی میں تھی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول سے کافی فاصلہ تھا اور صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی رہائش حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کی کوٹھی میں تھی جو سکول کے جانب شمال بالکل قریب تھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے والد ماجد حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی شادی اس خاندان میں ہوئی تھی ان کی اپنی کوٹھی ابھی تعمیر نہیں ہوئی تھی لہٰذا وہ حضرت نواب صاحب کی کوٹھی ہی میں رہائش پذیر تھے۔ صاحبزادہ صاحب نے ایک دن مجھے کہا کہ گرمی کے موسم میں تمہیں اندرون شہر کافی فاصلہ سے سکول آنا پڑتا ہے سکول سے چھٹی ہونے کے بعد تم میرے ساتھ میری رہائش گاہ پر چلا کرو وہیں کھانا کھا کر سکول کا کام بھی کر لیا کریں گے پھر عصر کی عبادت کے بعد جب گرمی کم ہو جائے تو تم شہر میں اپنے مکان پر چلے جایا کرنا۔ میں نے عرض کیا کہ اس بارہ میں مجھے اپنے محترم والد صاحب سے اجازت لینا ہوگی۔ چنانچہ میں نے گھر آکر اپنے والد حضرت ملک حسن محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ذکر کیا تو انہوں نے اس بات کی اجازت عطا فرما دی اور اپنے طور پر اس امر کی تحقیق بھی کر لی کہ میں سکول کے بعد کا یہ وقت صاحبزادہ صاحب کی معیت میں گزارتا ہوں۔ یہ سلسلہ کوئی ایک ماہ تک جاری رہا بعد ازاں موسمی تعطیلات ہو گئیں تو یہ رفاقت ختم ہو گئی۔ موسمی تعطیلات کے بعد حضرت والد صاحب نے مجھے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرا دیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اس درسگاہ میں داخلہ کے متعلق خاص تحریک فرمائی تھی۔ آنے جانے کی بھی سہولت ہو گئی کیونکہ مدرسہ احمدیہ کا ہمارے مکان سے پیدل چند منٹ کا فاصلہ تھا۔

تکمیل تعلیم کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ اور جماعت کے بڑے سے بڑے عہدہ پر فائز ہو کر بڑی کامیابی سے اسے سرانجام دیتے رہے۔

اس عرصہ میں خاکسار سے کبھی سر راہے ملاقات ہو جاتی تو بڑی خندہ پیشانی سے ملتے لیکن اپنی سنجیدگی اور کم گوئی کی عادت کی وجہ سے صرف چند فقرات کا تبادلہ ہوتا۔

ایک دفعہ جب آپ ناظر امور عامہ تھے۔ بیت مبارک کے بڑے گیٹ پر ملاقات ہوئی آپ اپنے دفتر تشریف لے جا رہے تھے۔ فرمایا ملک عبداللہ کہاں رہتے ہو۔ کوئی کام ہو تو بتلاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ ایک کام تو ہے تو کہا کہ کل دفتر آجاؤ۔ وہاں تفصیلی بات ہوگی دوسرے دن میں دفتر امور عامہ میں حاضر ہوا۔ میں نے بتلایا کہ یہ دارالصدر کے آخر میں دو کنال پلاٹ کی تقسیم کا معاملہ ہے۔ جن افراد کا یہ مشترکہ پلاٹ ہے وہ میرے قرابت دار ہی ہیں ایک عزیز نے کچھ رقم مجھ سے قرض لی تھی تین ماہ کا وعدہ تھا اب دو سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے میرے وہ عزیز کراچی میں رہتے تھے ایک دفعہ میں کراچی گیا تو محترم چوہدری احمد مختار صاحب (وفات یافتہ) جو میرے دیرینہ کرم فرما تھے اور ان دنوں جماعت احمدیہ کراچی کے سیکرٹری امور عامہ تھے ان کی کوشش سے اس عزیز نے اپنی ایک کنال اراضی جو محلہ دارالصدر ربوہ کے آخر میں تھی میرے نام بیع کر دی اس تحریر پر وہاں کے دو عہدیداران جماعت کی گواہی بھی ثبت کرا دی مگر اس میں مشکل یہ پیش آئی یہ سکنی اراضی کا قطعہ دو کنال تھا دوسرا رقبہ ان کے بھائی کے نام تھا لیکن وہ قطعہ کی تعیین کرنے میں لیت و لعل کر رہے تھے سیکرٹری صاحب امور عامہ نے یہ ساری کارروائی ایک فائل کی شکل میں نظارت امور عامہ میں بھجوا دی تھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے یہ فائل نکلوا کر دیکھی تو فرمایا کہ کارروائی تو مکمل ہے دوسرے فریق کو رکاوٹ ڈالنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی آپ نے اس وقت فریق ثانی کو یہ خط لکھوایا کہ محلہ دارالصدر کے آخر میں دو کنال کا جو قطعہ آپ کا اور آپ کے بھائی کا مشترکہ ہے اس میں آپ اپنے حصہ کو معین کریں۔ آپ کو اس میں اختیار دیا جاتا ہے کہ اس قطعہ کا شرقی حصہ جو آبادی کی جانب ہے یا غربی حصہ جو کھیتوں کی جانب ہے۔ جو چاہیں اپنے لئے پسند کر لیں۔ ایک ماہ کے اندر اس کا جواب دیں ورنہ دفتر اپنے اختیار سے اس کا فیصلہ کر دے گا۔

ان صاحب نے دس دن کے اندر ہی اس کا جواب لکھ دیا کہ اسے شہر کی جانب کا حصہ منظور ہے اور اس طرح یہ فیصلہ چند دنوں میں طے ہو گیا ان کی تحریر کے مطابق دفتر آبادی میں یہ معاملہ بھیج دیا گیا جہاں اس پر عمل در آمد ہو گیا۔

باقی صفحہ 7 پر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

ماہنامہ الفرقان خادم نمبر 1959ء

حضرت ملک عبدالرحمان خادم صاحب

ہر ترقی یافتہ انسان کی زندگی کا ایک خاص پہلو ہوا کرتا ہے۔ جس میں وہ اکثر دوسرے لوگوں سے امتیاز پیدا کر کے ان کے لئے گویا ایک نمونہ بن جاتا ہے اور فرض شناس لوگ اس کی مثال سے فائدہ اٹھا کر اپنی زندگیوں میں ترقی کا راستہ کھولتے ہیں۔ یہی صورت ملک عبدالرحمان صاحب خادم کی زندگی میں نظر آتی ہے جنہوں نے آج سے ایک سال قبل گویا بالکل جوانی کے عالم میں وفات پائی۔ خادم صاحب گجرات صوبہ پنجاب کے رہنے والے تھے اور کسی ایسے خاندان سے تعلق نہیں رکھتے تھے جس میں علمی تبحر اور دعوت الی اللہ کے ذوق و شوق کی کوئی خاص روایات پائی جاتی ہوں۔ بلکہ خود ملک صاحب نے بھی کسی دینی درس گاہ میں تعلیم نہیں پائی اور نہ کسی عالم دین کی باقاعدہ شاگردی اختیار کر کے دین کا علم سیکھا۔ ان کی درسی اور عرفی تحصیل علم صرف اس قدر تھی کہ انگریزی کالجوں کی فضاء میں بی اے پاس کر کے وکالت کا امتحان دیا۔ اور پھر بظاہر ساری عمر عدالتوں میں گشت لگا کر اپنی روزی کماتے رہے۔ مگر باوجود اس کے خادم صاحب نے محض اپنے ذاتی شوق اور ذاتی مطالعہ کے نتیجہ میں وہ کمال پیدا کیا کہ جہاں تک مذہبی مباحثہ اور اس میدان کے علمی حوالہ جات کا تعلق ہے وہ جماعت احمدیہ کے کسی موجودہ عالم سے کم نہیں تھے۔ بلکہ مناظرات میں جوابوں کی فراوانی اور برجستگی میں انہیں گویا ایک جیتی جاگتی انسائیکلوپیڈیا کہنا چاہئے۔ ہر اعتراض کا جواب ان کی زبان پر تیار کھڑا ہوتا تھا۔ ہر ضروری حوالہ ان کے منہ سے اس طرح نکلتا تھا۔ جس طرح ٹکسال کی مشین سے سکے بن بن کر نکلتے ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ یہ سب کچھ کسی درسی تعلیم کا نتیجہ نہیں تھا۔ بلکہ محض ذاتی شوق اور ذاتی مطالعہ کا نتیجہ تھا۔ جس نے ان کو مذہبی مناظرین کی صف اول میں لا کھڑا کیا تھا اور اس پر ذوق و شوق کا یہ عالم تھا کہ جب کسی قلمی یا لسانی جہاد کا بگل بجتا تھا۔ تو وکالت کو الوداع اور ذاتی آرام و آسائش کو خیرباد کہنے کا منظر نظر آتا تھا۔ اور خادم صاحب سب کچھ چھوڑ کر آگے آجاتے تھے یہی وہ رضاکارانہ جذبہ (-) اور یہی وہ رستہ ہے جس پر گامزن ہو کر احمدیت کے فرزند آج احمدیت کا سر اونچا کر سکتے ہیں (-)

پس ہمارے نوجوانوں کو خادم صاحب کی زندگی سے سبق لینا چاہئے۔ انہوں نے دنیا کے کاموں میں حصہ لیتے ہوئے اور وکالت کے فرائض ادا کرتے ہوئے محض اپنے ذاتی شوق اور ذاتی مطالعہ کے نتیجہ میں وہ مقام حاصل کیا جو کئی پورے وقت کے مربیان کو بھی حاصل نہیں ہوتا۔ انہوں نے اپنے دل میں خدمت دین کا بے پناہ جذبہ پیدا کیا۔ مذہبی مباحثات کے علم میں کمال کو پہنچے اور بظاہر واقف زندگی ہونے کے بغیر عملاً اپنے اوقات کو خدمت دین اور خدمت احمدیت کے لئے وقف رکھا۔ ایسے نمونے خدا کی طرف سے جماعت کے لئے حجت ہوا کرتے ہیں اور خدا یہ بتانا چاہتا ہے کہ جب تمہیں میں سے ایک نوجوان اپنی ذاتی کوشش اور ذاتی ولولہ کے نتیجہ میں یہ مقام حاصل کر سکتا ہے تو تم کیوں نہیں کر سکتے؟ حضرت بانی سلسلہ کی ایک بشارت میں نواب محمد علی خان صاحب کو حجۃ اللہ کے نام سے پکارا گیا ہے۔ یعنی "خدا کی طرف سے لوگوں پر ایک حجت" اور حضرت بانی سلسلہ نے اس کی تشریح یہ فرمائی ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے ایک ریاست کے نوابی خاندان کے نوجوان فرد کو جس کے لئے ہر قسم کے عیش و آسائش کے سامان مہیا تھے احمدیت کو اس زمانہ میں قبول کرنے کی توفیق دی جب چاروں طرف مخالفت کا زور تھا تو دوسرے صاحب دولت و ثروت خاندانوں کے لئے نواب محمد علی خان صاحب کا احمدیت کو قبول کرنا قیامت کے دن ایک حجت ہوگا۔ کہ جب اس نے اپنے ماحول سے نکل کر احمدیت کو قبول کیا۔ تو تم اپنے عیش و عشرت میں کیوں محو خواب رہے؟ اسی طرح میں کہتا ہوں کہ خادم صاحب کا وجود بھی جماعت کے ایک طبقہ کے لئے حجت ہے کہ جب خادم نے اپنے ذاتی شوق اور ذاتی کوشش اور ذاتی جدوجہد کے ذریعہ دین کا پختہ علم حاصل کیا اور وکالت جیسے غافل رکھنے والے پیشہ میں مصروف ہونے کے باوجود دین کا پرجوش خادم رہ کر زندگی گزاری تو تم کیوں اس مقام کو حاصل نہیں کر سکتے۔؟

پس اے وکیلو اور اے ڈاکٹرو اور اے تاجرو اور صناعو اور اے زمیندارو اور اے دوسرے پیشہ ورو! تم پر خادم کی زندگی یقیناً ایک حجت ہے کہ تم دنیا کے کاموں میں مصروف رہتے ہوئے بھی دین کا علم حاصل کر سکتے اور دین کی خدمت میں زندگی گزار سکتے ہو۔ دین تم سے یہ مطالبہ نہیں کرتا کہ ساری کی ساری جماعت دنیا کے کاروبار چھوڑ کر دین کی خدمت کے لئے کلیتہ وقف ہو جائے بلکہ اس کا مطالبہ یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ تو پورے طور پر دین کی خدمت کے لئے وقف ہو۔ اور دوسرا حصہ دنیا کے کاموں میں مصروف رہتے ہوئے اور جائز طریق پر اپنی اور اپنے اہل و عیال کی روزی کماتے ہوئے اپنے اوقات اور اپنے اموال اور اپنے جسم اور اپنے دل و دماغ کے قویٰ میں سے خدا اور اس کے دین کا واجبی حق نکالے تو وہ دجال کی طرح اندھا نہ ہونے پائے بلکہ اس کی دو آنکھیں روشن ہوں اور اس کی زندگی میں دنیا یہ نظارہ دیکھے کہ۔

دل بایار و دست باکار

پس عزیزو اور دوستو خادم صاحب کی زندگی سے سبق سیکھو تا اس نوجوان کی زندگی اور اس کی موت دونوں خدا کی رحمت سے حصہ پائے زندگی اس لئے کہ اس نے غیر معمولی حالات میں اپنی زندگی کو احمدیت کی خدمت میں لگایا۔ اور اپنے آپ کو اس کا اہل بنایا۔ اور موت اس لئے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتہ الحی ارشد

عشرہ مبشرہ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

غروب آفتاب کے بعد مکہ کی آبادی سے باہر گوشہ تنہائی میں ایک شخص بڑی باآواز بلند شعر پڑھ رہا تھا جس کا ترجمہ تھا۔

"میں نہ عزیٰ پر ایمان رکھتا ہوں' نہ اس کی بیٹیوں پر اور نہ بنی طسم کے بتوں پر جب خدائی کے نام تقسیم ہو گئے تو میں ایک اللہ پر ایمان لاؤں یا ہزاروں خداؤں پر۔"

شعر پڑھنے کے بعد وہ شخص تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو گیا اور پھر اشعار پڑھنے لگا جن میں خدائے بزرگ و برتر کی وحدانیت و کبریائی کا ذکر تھا۔ وہ کہہ رہا تھا۔

"میں نے اس ذات کے آگے اپنا سر جھکایا جس کے آگے صاف اور شیریں پانی والے بادلوں نے اپنی گردن جھکا دی اور میں نے اپنا سر اس کے آگے جھکا دیا جس کے آگے بھاری چٹانوں کو اٹھانے والی زمین نے سر جھکایا۔ اس نے زمین کو بچھا دیا اور جب دیکھا کہ وہ پانی پر مضبوطی سے جم گئی ہے تو اس نے اس پر پہاڑوں کے لنگر ڈال دیئے۔"

یہ عظیم ہستی زید تھے۔ زید نے دین ابراہیمؑ کی تلاش میں شام موصل اور جزیرہ تک کا سفر کیا اور وہاں کے یہودی اور نصرانی علماء سے ملاقاتیں بھی کیں لیکن گوہر مقصود ہاتھ نہ آیا۔ کیونکہ ان لوگوں کے خیالات بھی مشرکین مکہ کے عقائد سے مشابہت رکھتے تھے۔ اس پر انہوں نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "الٰہی تو گواہ رہیو کہ میں دین ابراہیمؑ پر ہوں۔"

وہ یہ بھی کہا کرتے تھے کہ

"اے اللہ اگر میں یہ جانتا کہ تیری عبادت کا کون سا طریقہ تجھے پسند ہے تو میں اسی طریقہ سے عبادت کرتا۔" پھر وہ اپنی ہتھیلی پر سر رکھ کر سجدہ کرتے۔"

سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پانچ سال قبل کسی نے بلاد لخم میں زید کو قتل کر ڈالا۔ زید کی زوجہ محترمہ کا نام فاطمہ بنت بعجہ تھا۔ جن کا تعلق بنو خزاعہ سے تھا۔ انہیں کے بطن سے حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے جنم لیا اور جب ہوش سنبھالا تو گھر میں ہمیشہ خدائے واحد اور دین ابراہیمی کا ذکر سنا تھا۔ موحد باپ کی تربیت نے ان کے دل میں توحید سے گہرا لگاؤ پیدا کر دیا۔ چنانچہ سرور کائنات نے بعثت کے بعد جونہی دعوت حق کا آغاز فرمایا۔ سعید لپک کر آگے بڑھے اور دین حنیف کے حلقہ بگوش بن گئے۔ حضرت سعیدؓ کی زوجہ فاطمہؓ بنت خطاب تھیں جو حضرت عمر فاروقؓ کی ہمشیرہ تھیں۔ انہوں نے اپنے شوہر کے ساتھ اسلام قبول کر لیا اور یوں دونوں میاں بیوی اللہ کے پاکباز بندوں میں شامل ہو گئے جنہیں حق تعالیٰ نے سابقون الاولون کا خطاب دے کر کھلے لفظوں میں جنت کی بشارت دے دی۔

حضرت سعیدؓ اور حضرت فاطمہؓ دونوں میاں بیوی کو قرآن کریم سے عشق تھا۔ وہ کلام الٰہی کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے حضرت خباب بن الارت کو وقتاً فوقتاً اپنے گھر بلاتے رہتے تھے حق کے نام لیواؤں کے لئے یہ سخت ابتلاء کا دور تھا۔ مشرکین مکہ اہل حق پر ظلم و ستم توڑنے میں شرافت اور انسانیت کی حدیں پھلانگ گئے تھے۔ یہاں تک کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی چند جانثاروں کے ہمراہ حضرت ارقمؓ بن ابی الارقم کے گھر پناہ گزین ہو گئے تھے جو کوہ صفا کے دامن میں ایک وسیع اور محفوظ احاطہ تھا۔ اس وقت تک حضرت فاطمہ کے بھائی حضرت عمرؓ بن خطاب نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ حضرت عمرؓ بن الخطاب رشتہ میں ابوجہل کے بھانجے لگتے تھے۔ ان کی والدہ ابوجہل کی چچا زاد بہن تھیں۔ حضرت عمرؓ کا شمار مکہ کے شجاعان قریش میں ہوتا تھا۔ ابوجہل نے انہیں سخت اشتعال دلایا یہاں تک کہ وہ تلوار کھینچ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ اتفاق سے راستے میں ان کے قبیلہ کے ایک فرد نعیمؓ بن عبداللہ النحام مل گئے۔ وہ مسلمان ہو چکے تھے۔ حضرت عمرؓ کے تیور دیکھ کر وہ سمجھ گئے۔ انہوں نے پوچھا عمر کدھر کا قصد ہے۔

"بس آج اس شخص کا خاتمہ کرنے جاتا ہوں جس نے قریش میں تفرقہ ڈال رکھا ہے۔" عمر نے جواب دیا۔

حضرت نعیمؓ نے فرمایا پہلے اپنے گھر والوں کی خبر لو تمہاری بہن اور بہنوئی مسلمان ہو چکے ہیں۔ حضرت عمرؓ انتہائی غصہ کے عالم میں سیدھے حضرت سعیدؓ بن زید کے گھر پہنچے اس وقت اندر قرآن کریم کی تلاوت ہو رہی تھی۔ دروازہ پر زور سے دستک دی۔ دروازہ کھلتے ہی حضرت عمرؓ حضرت سعیدؓ سے لپٹ گئے' ان کے لمبے بال پکڑ کر زمین پر دے مارا اور بے تحاشا پیٹنا شروع کر دیا۔ حضرت فاطمہ شوہر کو پٹتے دیکھ کر بے تاب ہو گئیں اور بھائی کے ہاتھ سے انہیں چھڑانے کے لئے آگے بڑھیں۔ حضرت عمرؓ نے جوش غضب میں آکر لکڑی حضرت فاطمہ کے چہرے پر دے ماری جس سے وہ لہولہان ہو گئیں۔ لیکن استقلال کا یہ عالم تھا کہ اسی حالت میں بولیں۔ ہاں ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے اور محمد ﷺ کی متابعت اختیار کر لی ہے تو جو کچھ کر سکتا ہے کر لے۔ اسلام کا نقش ہمارے سینہ سے کبھی نہیں مٹ سکتا۔

خون میں نہائی ہوئی بہن کے منہ سے یہ الفاظ سن کر عمر مبہوت ہو گئے ان کا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا بولے۔

"اچھا تو جو کچھ تم پڑھ رہے تھے مجھے بھی دکھاؤ۔"

"حضرت فاطمہؓ نے کہا ہمیں ڈر ہے کہ تم اس کو ضائع کر دو گے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے معبودوں کی قسم کھائی کہ پڑھ کر واپس کر دوں گا حضرت فاطمہؓ کو کچھ امید لگی کہ شاید ان پر کلام الٰہی کا اثر ہو جائے۔ انہوں نے کہا ہم خدا کا کلام پڑھ رہے تھے۔ جب تک تم غسل کر کے بدن پاک نہ کرو اس کلام پاک کو نہیں چھو سکتے۔ حضرت عمرؓ نے غسل کر کے قرآن پاک کی سورۃ طٰہٰ پڑھنا شروع کر دی۔

قرآن شریف پڑھنے سے حالت ہی تبدیل ہو گئی۔ سیدھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

جب رحمت عالمؐ نے صحابہ کرام کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا تو حضرت سعیدؓ مہاجرین اولین کے ساتھ مدینہ پہنچے اور حضرت ابو لبابہؓ انصاری کے گھر قیام کیا۔ ہجرت میں ان کی اہلیہ بھی ساتھ تھیں۔ کچھ عرصہ بعد جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین و انصار کے درمیان مواخاۃ کرائی تو حضرت سعیدؓ کو حضرت رافعؓ بن مالک انصاری کا اسلامی بھائی بنا دیا۔

2 ہجری میں بدر کے میدان میں حق و باطل کا معرکہ پیش آیا تو حضرت سعیدؓ بن زید تین سو تیرہ نفوس قدسی میں سے ایک تھے جو اپنی بے سروسامانی کے باوجود کفر سے نبرد آزما ہوئے۔ بدر کے دوسرے غزوات نبویؐ میں بھی سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔ احد' خندق' خیبر' حنین اور طائف ہر معرکے میں انہوں نے کمال درجے کی سرفروشی اور استقامت کا مظاہرہ کیا۔ 6 ہجری میں بیعت رضوان کا شرف حاصل کیا۔ فتح مکہ کے موقعہ پر ایک دستہ فوج کے افسر تھے۔ غزوہ تبوک میں سفر کی سختیاں ہنسی خوشی برداشت کیں۔ غرض قبول اسلام کے بعد کوئی شرف ایسا نہیں تھا جو انہیں حاصل نہ ہوا ہو۔

رسول اکرم ﷺ کے وصال کے کچھ عرصہ بعد جب ایران اور روم سے کشمکش کا آغاز ہوا تو حضرت سعیدؓ شام جانے والے لشکر میں ایک سرفروش مجاہد کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ خلافت فاروقی کا آغاز ہوا تو اس وقت دمشق کا محاصرہ جاری تھا۔ اثنائے محاصرہ ہرقل نے ایک بڑی فوج اہل دمشق کی مدد کے لئے روانہ کی۔ سپہ سالار اسلام حضرت خالدؓ بن ولید کو اس فوج کی نقل و حرکت کی اطلاع ملی تو انہوں نے اپنی فوج کے ایک حصے کو محاصرہ پر چھوڑا اور باقی فوج کے ساتھ دمشق سے ایک منزل دور رومیوں کی امدادی فوج کے مقابل ہوئے۔ اسلامی فوج کی صف بندی کرتے وقت انہوں نے حضرت سعیدؓ بن زید کو رسالہ کا افسر مقرر کیا۔ رومی لشکر نے حملہ کیا تو سب سے پہلے مسلمانوں کا رسالہ اس کی زد میں آیا۔ حضرت سعیدؓ نے بڑی جرات اور استقامت سے رومیوں کے پرجوش حملے کو روکا۔ اسی اثناء میں حضرت خالدؓ نے رومیوں کے میسرہ پر اور حضرت معاذ بن جبل نے میمنہ پر اس زور کا حملہ کیا کہ دشمن کے قدم اکھڑ گئے اور اسلامی رسالہ ان کے دباؤ سے آزاد ہو گیا۔ اس وقت حضرت سعیدؓ رومیوں پر اس طرح ٹوٹ کر گرے کہ ان کی تمام صفیں درہم برہم ہو گئیں اور وہ اپنے سینکڑوں آدمی کٹوا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ یہ لڑائی یوم الصفر کے نام سے مشہور ہے۔ اسلامی لشکر مظفر و منصور واپس دمشق آگیا اور تھوڑی ہی مدت کے بعد اس پر قبضہ کر لیا۔

دمشق کے بعد قمدین اور بعلبک کو فتح کر کے حمص کی طرف بڑھے جو شام کا ایک اہم شہر تھا اور جہاں رومیوں نے ایک زبردست لشکر جمع کر رکھا تھا اس وقت شام کا ایک بہت بڑا جنگجو شخص حمص کا حاکم تھا۔ اس نے پہلے تو شہر سے باہر نکل کر مسلمانوں کا مقابلہ کیا۔ لیکن جب ایک خونریز لڑائی کے بعد مسلمانوں نے اسے شکست دی۔ تو وہ قلعہ بند ہونے پر مجبور ہو گیا۔ مسلمانوں نے قلعے کا محاصرہ کر لیا اور اس کو فتح کرنے کے لئے بار بار حملے کئے لیکن اہل حمص نے سخت مزاحمت کی اور مسلمانوں کو پیچھے ہٹا دیا۔ بالآخر مسلمانوں نے ایک جنگی منصوبہ بنایا اور اس کے مطابق تھوڑے سے سوار اور معمولی سامان پیچھے چھوڑ کر سارا لشکر دمشق کا محاصرہ اٹھا کر ایک منزل دور چلا گیا۔

حاکم حمص مریس نے سمجھا کہ مسلمان بددل اور مایوس ہو کر پسپا ہو گئے ہیں چنانچہ وہ اپنی فوج کے ساتھ قلعہ سے باہر نکلا اور مسلمانوں کی لشکر گاہ پر ہلہ بول دیا۔ مسلمان سواروں نے معمولی مقابلہ کیا اور پھر پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ رومیوں کے دل بڑھ گئے اور انہوں نے تیزی سے مسلمانوں کا پیچھا کیا۔ اس طرح مسلمانوں کی چال کامیاب ہو گئی۔ بڑی اسلامی فوج نے دمشق سے کافی دور مورچے قائم کر دیئے۔ جونہی رومی لشکر اس کی زد میں آیا۔ مجاہدین اسلام اس پر برق بے اماں کی طرح ٹوٹ پڑے۔ رومی جان توڑ کر لڑے لیکن جب حضرت سعیدؓ نے ان کے سردار مریس کا کام تمام کر دیا تو وہ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ نکلے۔

حمص کی فتح کے بعد یرموک کی خونریز جنگ پیش آئی جس نے شام کی قسمت کا بڑی حد تک فیصلہ کر دیا۔ اس لڑائی میں حضرت سعیدؓ پیدل فوج کے افسر تھے وہ ایسی شجاعت اور پامردی سے لڑے کہ جہاد کا حق ادا کر دیا۔

علامہ شبلی نے الفاروق میں لکھا ہے کہ اثنائے جنگ رومیوں نے اچانک میسرہ پر حملہ کیا۔ ابتداً مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے لیکن افسر جمے رہے۔ انہیں میں حضرت سعید غصے میں گھٹنے ٹیکے کھڑے تھے۔ رومی ان کی طرف بڑھے تو وہ شیر کی طرح جھپٹے اور مقدمہ کے افسر کو مار گرایا۔

حضرت سعیدؓ اور ان جیسے دوسرے مجاہدین کی جانبازی کا یہ نتیجہ ہوا کہ رومیوں کے ٹڈی دل کو عبرتناک شکست ہوئی۔ اسی زمانے میں سپہ سالار حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح نے حضرت سعیدؓ کو دمشق کا حاکم مقرر کیا لیکن ان کے دل میں شوق جہاد کے شعلے بھڑک اٹھے۔ انہوں نے حضرت عبیدہؓ کو لکھا کہ میں ایسا ایثار نہیں کر سکتا کہ آپ لوگ تو جہاد کریں اور میں اس سے محروم رہوں۔ لیکن یہ خط پہنچتے ہی میری جگہ کسی اور کو بھیج دیجئے۔ پھر دمشق کی امارت سے استعفیٰ دے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ مصباح اگست 1958ء

گھر کیوں بگڑتا ہے

ماہنامہ مصباح ربوہ

حال ہی میں عدالت میں ایک ملزم پیش ہوا۔ اس کے خلاف یہ شکایت تھی کہ اپنی بیوی کے سر پر ڈبل روٹی دے ماری۔ اس کا سبب اس کی بیوی نے یہ بتایا کہ ناشتہ پر اس کے لئے کیک مہیا نہ کرسکنے پر اس نے یہ حرکت کی۔ یوں یہ کوئی اچھی حرکت نہیں ہے۔ پھر بھی اصل بات یہ ہے کہ روزمرہ کی معمولی معمولی باتیں ہفتوں اور مہینوں اکٹھی ہو کر اتنی شدت اختیار کرلیتی ہیں کہ کسی وقت ایک زوردار دھماکے کے ساتھ ساری گھریلو زندگی تتربتر ہو جاتی ہے۔

شوہروں اور بیویوں کو کیا چیزیں پریشان کرتی ہیں اس مسئلے پر خفیہ سروے کرنے پر جہاں یہ جواب ملا کہ "ابھی ہماری شادی کو کل تین ہی مہینے تو ہوئے ہیں۔ میرا شوہر جو بھی کرتا ہے اچھا معلوم ہوتا ہے" وہاں یہ جواب بھی ملا "کہ میری بیوی کا وجود ہی پریشان کئے دیتا ہے۔"

بہرحال بڑے معاملات میں عموماً شوہر بیویوں کے شاکی ہیں۔ تاہم اصل بات یہ ہے کہ چونسٹھ فی صدی مرد اور عورتیں اپنی بیویوں اور شوہروں سے معمولی اور بظاہر غیر اہم عادتوں پر شاکی پائے گئے۔ مثلاً

"وہ ہمیشہ بے سری سیٹی بجاتا رہتا ہے۔ یا ہمیشہ بیٹھا ناخن گھسا کرتا ہے" ایک بیوی کو سیب کھاتے وقت اس کا شوہر نہایت ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ میں کہتی ہوں۔ سیب چھیل کر کھایا کرو۔ مگر وہ خدا کا بندہ ایک نہیں سنتا۔ ورنہ اور کوئی بات نہیں ہے۔ مجھے اس سے محبت ہے۔"

یہ چند جوابات ہیں۔ جو سروے کے موقع پر دیئے گئے۔ میرا خیال تھا کہ یہ پریشانیاں کچھ روپے سے متعلق ہوں گی۔ دنیا میں ترقی نہ کر سکنے پر ہوں گی۔ سسرال کے بارے میں ہوں گی۔ اور مذہبی اختلافات کی بنا پر ہوں گی۔ لیکن سروے کے بعد معلوم ہوا کہ ان جھگڑوں میں ایسے معاملات کا بہت کم دخل رہا ہے۔

بیویوں کے لئے کچھ ایسی چیزیں پریشان کن ہوتی ہیں۔ معمولی ذاتی عادتیں' مثلاً وہ کھانے کے بعد سو جاتا ہے۔ جماہی لیتے وقت منہ پر ہاتھ نہیں رکھتا۔ یا قہقہہ بہت زور سے لگاتا ہے۔ یہ معمولی قصور چھتیس فی صدی عورتوں نے گنائے۔ وہ بہت باقاعدگی برتتا ہے ہر چیز اپنی جگہ پر رکھتا ہے اور بیوی سے بھی اس کی امید رکھتا ہے یہ شکایت بارہ فی صدی عورتوں نے کی۔ دس فی صدی بیویوں نے اس کے برعکس شکایت کی یعنی وہ بالکل پھوہڑ ہے۔ کپڑے اتار کر یونہی فرش پر ڈال دیتا ہے۔ قالین پر سگریٹ کی راکھ جھاڑ دیتا ہے۔ اور ساری چیزیں تتربتر کر دیتا ہے۔"

چھ فی صدی بیویوں نے شکایت کی کہ شادی کے بعد ہی سے ہمارے ساتھ عدم توجہی برتی جانے لگی ہے۔ اور ہماری کسی بات کی بھی کوئی حقیقت نہیں سمجھی جاتی۔ چار فی صدی بیویوں نے شوہروں کی آرام طلبی اور بے پرواہی کی شکایت کی۔ وہ کہتی ہیں کہ بعض گھریلوں مسئلے ہمیں پریشان کئے رہتے ہیں۔ لیکن جب شوہروں سے کہا جاتا ہے تو انہیں پرواہ نہیں ہوتی۔ اور ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا' کہہ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔"

اب شوہروں کے لئے بھی پریشانی کی باتیں سن لیجئے معمولی ذاتی عادتیں' مثلاً وہ لپ اسٹک تھوپ کر رکھ دیتی ہے۔ میں گھر آتا ہوں تو کسی خوشی کا اظہار نہیں کرتی ٹیلی فون پر گھنٹوں باتیں کرتی رہتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ بائیس فی صدی شوہر ان چیزوں کے شاکی پائے گئے۔ پھوہڑپن' مثلاً وہ کاغذات ادھر ادھر رکھ دیتی ہے۔ بچوں سے زیادہ کوڑا کر دیتی ہے۔ گھر میں کیا چیز کہاں رکھی ہے۔ اس کا اسے بالکل پتہ نہیں ہوتا۔ ان باتوں کی شکایت اٹھارہ فی صدی شوہر کرتے ہیں۔

بری عادتیں اس کا شکار خدائی فوجدار قسم کی بیویاں ہوتی ہیں۔ یہ شوہروں پر حکومت چلانے کی کوشش کرتی ہیں۔ ان کی ہر بات پر کیڑے نکالتی ہیں ایسی بیویوں سے سولہ فی صدی شوہر نالاں پائے گئے۔

بے پرواہی مثلاً دس فیصدی شوہروں نے شکایت کی کہ ان کی بیویاں ان کی بالکل پرواہ نہیں کرتیں۔ زیادہ بولنے کی شکایت صرف چھ فیصدی شوہروں نے کی جو واقعی حیرت انگیز ہے۔

غرضیکہ اس قسم کی چھوٹی چھوٹی شکایتوں کی ایک طویل فہرست تیار ہو سکتی ہے۔ ان شکایات میں اہمیت کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر انتظامی معاملات آتے ہیں۔ سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ سلیقہ کے معاملہ میں شوہر کو فوقیت حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً ایک بیوی نے شکایت کی کہ میرا شوہر جانتا ہے کہ چیز کہاں رکھی ہے۔ مثلاً مجھ سے دریافت کیا کہ ہمارے بڑے دن کے کارڈوں کی فہرست کہاں رکھی ہے؟ مجھے کیا معلوم؟ میں نے جواب دیا۔ میں نے پچھلے سال کرسمس پر نہیں بتایا تھا کہ جہاں سے فہرست نکالو وہیں رکھ دینا۔ دیکھو میز کے سیدھے ہاتھ والی دوسری دراز میں اندر کی طرف کاربن پیپر کے نیچے رکھی ہوئی ہے۔ مجھے ایسی باقاعدگی سے نفرت ہے۔ لیکن اپنے شوہر سے بے حد محبت ہے۔ بتایئے میں کیا کروں؟

اس کے مقابلہ میں شوہروں کا نقطہ نظر بھی دیکھ لیجئے۔ ہمیں ایک دوست کے ہاں جانا تھا میری بیوی کے پاس ان کا پتہ تھا۔ چلتے چلتے میں نے پوچھا تمہارے پاس پتہ موجود ہے نا؟ ہاں ہاں کیوں نہیں! کافی دور چلنے کے بعد معلوم ہوا کہ بیگم صاحبہ کے پاس پتہ ندارد ہے!"

زیادہ تر ان معمولی شکایتوں کے بارے میں لوگوں نے یہی بتایا کہ ان چیزوں کو کسی نہ کسی حد تک برداشت کرنے ہی سے گھریلو معاملات میں پختگی رہ سکتی ہے۔

ظاہر ہے کہ ان عادات کو بدلا تو جا نہیں سکتا۔ بہتر یہ ہے کہ ایک دوسرے کے تعاون سے ان چیزوں کو برداشت کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس سروے سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ مرد زیادہ بولنے والی بیویوں کو پسند نہیں کرتے۔ اور عورتیں شوہروں کی کم گوئی کی شاکی رہتی ہیں۔ ایک نو عمر بیوی نے شکایت کی کہ اس کا شوہر پڑھنے کا بے حد شوقین ہے۔ اگر کھانے میں مزا نہ آتا تو یقیناً کھاتے وقت بھی وہ پڑھتا ہی رہتا۔"

ایک بیوی اس بات پر سخت نالاں ہے کہ دن بھر بچوں کے ساتھ دماغ کھپاؤ۔ گھر کے دھندوں میں ہڈیاں رگڑو۔ شام کو شوہر صاحب تشریف لائیں تو سوکھے منہ سے فرمانے لگیں۔ دن بھر کچھ کرتی بھی ہو؟ اگرچہ یہ چھوٹی چھوٹی شکایات خفیہ طریقے پر کی گئی ہیں لیکن ان سے اکثر میں یہ ظاہر نہیں ہوا کہ زیادہ لوگوں کے دلوں میں نفرت ہے بلکہ زیادہ لوگوں نے تو برداشت کرنے ہی پر زور دیا۔ مثلاً ایک صاحب نے فرمایا کہ اگر آپ کو کسی سے محبت ہے تو اس کی عادتیں برداشت کرنی ہی پڑیں گی۔ اس نظریہ سے قطع نظر اس سروے سے کچھ مفید نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ جو ایک شادی کی کامیابی میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

معمولی باتوں کو نظر میں رکھئے۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ بری عادتیں کتنا پریشان کرتی ہیں۔ اس لئے آپ ایسی باتوں سے بچئے۔ یہ کتنی تکلیف دہ بات ہے کہ آپ سگریٹ پی کر اسے کوڑے میں نہ پھینکیں۔

صاف گوئی سے کام لیجئے۔ دل ہی دل میں پیچ و تاب کھانا گھر بگاڑ سکتا ہے۔ بنا نہیں سکتا۔ اگر آپ کو اپنے ساتھی کی انگلیوں کا طبلہ پسند نہیں ہے تو صفائی سے نرمی کے ساتھ کہہ دیجئے۔

اگر آپ کے جیون ساتھی کو آپ کی کوئی ادا پریشان کرتی ہے تو کوشش کیجئے کہ اسے چھوڑ دیں یہ نہ بھولئے کہ پڑھنے کو جی چاہنے کے باوجود آپ اپنی بیوی سے دو باتیں کرلیں۔ یا اس کی دلچسپی کی کوئی بات کرلیں تو آپ کی گھریلو زندگی کہیں بہتر ہو سکتی ہے۔

برداشت کیجئے' یاد رکھئے کہ انتہائی کوشش کے باوجود کوئی شخص تمام بری عادات نہیں چھوڑ سکتا۔ اس مسئلہ پر جو لوگ خوش قسمت ہیں ان کے لئے ایک پولیس مین کا یہ نظریہ مشعل راہ ثابت ہو سکتا ہے کہ میں نے اپنے زمانہ میں اپنی بیوی کو کافی ستایا ہے۔ اگر اس کی بھی دو ایک عادتیں خراب ہیں تو میرا کیا بگڑتا ہے۔ اب یہ دیکھئے کہ آیا وہ ایک اچھی لڑکی ہے۔ اچھی بیوی ہے۔ اور اچھی ماں ہے؟

اگر یہ سب خوبیاں موجود ہیں تو اس کی لیٹ کر مٹھائی چوستے رہنے کی ایک عادت سے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

(ڈیوڈ ڈرسیا)

رسالہ ہمدرد کے شکریہ کے ساتھ۔

ادبِ لطیف

حقیقی تلاش

میں اپنے کمرہ میں تنہا سر جھکائے بیٹھا تھا
دماغ کی پریشانیوں
اور دل کی بیتابیوں سے رہائی پانے
ہاں ہاں ہمیشہ کے لئے
آزاد ہونے کے خیال کی عمیق گہرائیوں میں مستغرق
معاً کسی نے دروازہ کھولا
اس نے مجھے اپنی مدہم باریک آواز میں کہا
"ہروقت پریشان۔ ہروقت حیران یہ بھی کوئی زندگی
کیوں افسردگی کے ہاتھوں دل کا خون کر رہے ہو"
میرا استغراق ٹوٹا
میں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا
"ہیں فہیم
کیا کہہ رہے ہو۔
میری اس پریشانی سے تم نے کیا سمجھا۔
میں پریشان رہتا ہوں۔
لیکن کسی مہ جبین کے لئے نہیں۔
میں حیران رہتا ہوں لیکن اس لئے نہیں۔
ہاں سنو!
اس لئے نہیں کہ کسی پری پیکر کی نگاہ قاتلانہ کا مورد عتا
میں جوش وحشت میں
دیوانگی میں
جنگلوں کی سمت
بھاگ جاتا ہوں
سادہ رہتا ہوں
بھوکا۔!
لیکن اس لئے نہیں
ہاں سنو
اس لئے نہیں کہ میں
کسی پری چہرہ کا متلاشی ہوں
دنیاوی جاہ و جلال
دنیاوی حشمت کی حرص و آز
میری پریشانی کا باعث نہیں۔
میں دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو کر
اپنی ہی ایک دنیا بسا کر
اس دنیا کے لوگوں سے الگ تھلگ
رہتا ہوں
اس لئے نہیں کہ اس دنیا کے لوگ غدار ہیں
بے وفا ہیں
بلکہ میں کسی ایسی چیز کا متلاشی ہوں
ہاں ہاں سنو
میں ایسی چیز کا متلاشی ہوں جو ابدی ہو
جس کی محبت ابدی ہو
جس کے عشوہ پرور باعث زحمت ہونیکی بجائے
سنو فہیم
باعث زحمت ہونے کی بجائے باعث رحمت ہوں

نسیم سیفی

(المبشر نومبر 1937ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر31427 میں عابدہ خانم بنت عبدالرفیق آصف قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر146 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ دس مرلہ واقع دارالیمن غربی ربوہ مالیتی ایک لاکھ روپے جس کے وارث تین بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ اور زیور طلائی وزنی 4 گرام 120 ملی گرام مالیتی اٹھارہ سو چون روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عابدہ خانم کوارٹر نمبر146 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 بشارت احمد صدیقی وصیت نمبر30250 گواہ شد نمبر2 عبدالعزیز برادر موصیہ۔

مسل نمبر31428 میں شازیہ فردوس بنت عبدالرفیق آصف قوم راجپوت پیشہ خانہ داری اور طالب عالمی عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر146 صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) پلاٹ برقبہ دس مرلہ واقع دارالیمن غربی ربوہ مالیتی ایک لاکھ روپے جس کے وارث تین بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ (2) زیور طلائی وزنی چار گرام 120 ملی گرام مالیتی اٹھارہ سو چون روپے (3) گھڑی مالیتی دو صد روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شازیہ فردوس کوارٹر نمبر146 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 بشارت احمد صدیقی وصیت نمبر30250 گواہ شد نمبر2 عبدالعزیز برادر موصیہ۔

مسل نمبر31429 میں عشرت جہاں زوجہ مرزا وسیم احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-6-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر زیورات طلائی دو تولہ و دیگر زیورات تیرہ تولہ کل پندرہ تولہ مالیتی پچھتر ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عشرت جہاں عوامی روڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 مرزا وسیم احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 مرزا نصیر احمد ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر31430 میں حیدراں بی بی زوجہ نور محمد صاحب چیمہ قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-7-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) ترکہ والد زمین برقبہ دو ایکڑ واقع ڈھلی ضلع نارووال مالیتی دو لاکھ روپے (2) طلائی زیورات وزنی 1/2 تولہ مالیتی تین ہزار روپے (3) حق مہر وصول شدہ بتیس روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حیدراں بی بی ساکن چوک داتا زید کا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 رشید احمد وصیت نمبر28770 گواہ شد نمبر2 غلام احمد وصیت نمبر14523۔

مسل نمبر31431 میں غلام حیدر ولد علی محمد قوم جٹ گل پیشہ کاشتکاری عمر65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوک داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 97-7-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

1- زرعی زمین برقبہ 4 ایکڑ مالیتی -/400000 روپے۔ 2- مکان مالیتی تقریباً -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 ہزار سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے

یادرفتگاں

سمیرا ظفر

اچھی مائیں

(محترمہ حمیدہ ظفر صاحبہ)

میری پیاری امی جان محترمہ حمیدہ ظفر صاحبہ اہلیہ چوہدری ظفر احمد وڑائچ 29 جنوری 1996ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہو کر اپنے خالق حقیقی سے جاملیں وفات کے وقت آپ کی عمر 42 سال تھی۔ باوجود ضبط کے آنسوؤں پر چارہ نہیں رہا اور میں بے اختیار کہہ اٹھی اے موت تو نے کیسے کیسے پھول چمنستان زندگی سے توڑ کر مٹی میں ملا دیئے افسوس انسان موت کے آگے کتنا بے بس ہے۔ خدا تعالیٰ کے فیصلوں کے آگے کوئی دم نہیں مار سکتا۔

دنیا کی بے ثباتی اور ناپائیداری کا احساس جس شدت سے اب ہوا ہے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ محترمہ والدہ صاحبہ خاندان بھر کی جان' بچوں کی دوست' ہر کسی سے گھل مل جانے والی' غم میں بھی مسکرانے والی' دل میں لاکھ غم پھر بھی مسکرانا نہ بھولنا یہ تو ان کا شیوہ تھا۔ بچوں کو باپ کی وفات کے بعد باپ کی کمی محسوس نہ ہونے دی۔ میری پیاری امی جان بہت ہی صابرو شاکر' پابند عبادت اور خدا کی رضا پر راضی رہنے والی نہایت ہی حلیم و بردبار اور قناعت پسند خاتون تھیں جماعت احمدیہ سے والہانہ عشق تھا حضرت صاحب کے تمام خطبے سنتی تھیں۔ جب تک تندرست رہیں لجنہ کے اجلاسوں میں حاضری دیتی رہیں۔ آپ کی سادگی میں ایک شان تھی صاف ستھرا لباس پہنتی تھیں اور ہم سب بہن بھائیوں سے بہت پیار تھا۔ کسی بچے کی تکلیف پر تڑپ تڑپ کر خدا کے حضور گریہ وزاری کرتی تھیں۔ آپ ہمارے لئے دعاؤں کا خزانہ تھیں۔ آپ کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت نعمتیں بخشی ہیں آپ نے اپنی اولاد کی بہترین تربیت کی۔

غرباء کی مدد کرنا' مزاج پرسی کرنا' کسی غریب کی خوشی ہوتی تو فوراً مبارکباد دیتیں۔ ہر ایک سے حسن سلوک سے پیش آتیں کوئی رشتہ دار آتا تو یہی کوشش ہوتی کہ ان کو خالی ہاتھ نہ واپس جانے دیا جائے۔ بے حد مہمان نواز تھیں ہمیشہ خندہ پیشانی سے ان کا خیال رکھتیں کہ مہمان تو رحمت ہوتے ہیں اپنی قسمت ساتھ لے کر آتے ہیں۔ امی جان میں خدمت خلق کا جذبہ اس قدر تھا کہ اگر کسی وقت کوئی پڑوسی یا عزیز بیمار ہو گیا تو فوراً اس کے ساتھ ہسپتال چل پڑتیں اور اکثر اوقات تو جب تک وہ صحت یاب نہ ہو جاتا اس کے ساتھ ہسپتال میں ہی رہتیں اور تیمارداری کرتیں۔

آپ کو اپنے شوہر سے بہت پیار تھا جب وہ 1986ء میں داغ مفارقت دے گئے تو آپ کا حوصلہ عظیم تھا۔ دل میں روئیں اور آنسو بھی بہائے مگر بین نہ کسی کو کرنے دیا اور نہ خود کیا۔ آپ کہتی تھیں کہ مرنے والا تو امانت تھا سو جس کی امانت تھی اس کے پاس چلی گئی۔

آپ 29 جنوری 1996ء کو 18 دن کی علالت کے بعد داغ مفارقت دے گئیں آپ کی وفات نے تمام خاندان کے دل و دماغ کو ہلا کر رکھ دیا دل اب تک اس حقیقت کو تسلیم نہیں کر سکا کہ ہماری امی جان اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔ ایسے لگتا ہے کہ آپ ہمارے آس پاس موجود ہیں ہمارے والد صاحب چوہدری ظفر احمد وڑائچ کی بہت خواہش تھی اور اور اس کے بعد پیاری امی جان کی بہت ہی خواہش تھی کہ اپنے دونوں بیٹوں میں سے کسی ایک کو دین کی راہ میں وقف کریں۔ والد صاحب کی وفات کے بعد والدہ صاحبہ نے حضرت صاحب کی خدمت میں چھوٹے بیٹے کو وقف کرنے کے لئے خط لکھا مگر جواب نہ آیا۔ پھر عمر نے وفا نہ کی مارچ 97ء میں خدا تعالیٰ نے از خود چھوٹے بیٹے کے دل میں اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف ہونے کا خیال ڈالا وہ خدا کے فضل و کرم سے مڈل کلاس کا طالب علم ہے اور اکیڈمی میں زیر تعلیم ہے۔ اس نے حضرت صاحب کو خط لکھا اور ستمبر 97ء میں اس کے وقف کے منظوری آگئی ہے۔ یہ سب ہمارے والدین کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے بڑا بیٹا زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں .M.Sc کمپیوٹر سائنس کا طالب علم ہے۔ سب سے بڑی بہن شادی شدہ ہیں اور فرانس میں مقیم ہیں۔ تیسرے نمبر پر خاکسارہ ہے جو کہ بی۔ اے کی طالبہ ہے۔

ماں ایک نعمت غیر مترقبہ ہے دنیا میں خدا نے ہر ایک چیز کا بدل رکھا ہے مگر والدہ کا نہیں۔ جبھی فرمایا گیا ہے کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ ہماری بہت ہی پیاری والدہ نے ہماری تربیت باوجود لاڈ و پیار کے بہت عمدہ طریق سے کی۔

آخر میں قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری صابرو شاکر امی جان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور ہمیں صبر کی توفیق دے خدا تعالیٰ ہمیں ہمت دے کہ ہم اپنی امی جان کی تمناؤں اور آرزوؤں کو پورا کر سکیں۔ خدا تعالیٰ اپنی رضا کی راہوں پر ہمیں چلائے۔ آمین

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منظور فرمائی جائے۔ العبد غلام حیدر چوک داتا زید کا P/O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر۱ رشید احمد وصیت نمبر 28770 گواہ شد نمبر2 نصیب احمد چوک داتا زید کا ضلع سیالکوٹ۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مبشر احمد صاحب ممتاز کے گلے کے ٹانسلز کا میجر اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ راج بی بی صاحبہ (المعروف بے بے جی) بتاریخ 98-1-11 ساڑھے آٹھ بجے صبح حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر 85 سال اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اسی روز بعد عصر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے ان کا جنازہ پڑھا۔ بوجہ موصیہ ہونے کے ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہونے پر آخری دعا محترم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب مربی سلسلہ نے کروائی احباب کی خدمت میں موصوفہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پتہ مطلوب ہے

○ 1 ۔ اخوند ظفر احمد ابن پروفیسر اخوند عبدالقادر آف ملتان

2 ۔ امتہ المنان بنت منشی محمد صادق مختار عام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

3 ۔ خواجہ حفیظ احمد ابن خواجہ عبدالرحمان صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کہروڑ پکا (لودھراں)

منجانب۔ محمد منظور احمد خان ایاز سبزا زار ملتان روڈ لاہور

اعلان داخلہ

○ ہمدرد انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز (ہمدرد یونیورسٹی) کراچی نے مندرجہ ذیل پروگرام کے لئے درخوستیں طلب کی ہیں۔ (1) BBA آنرز (2) MBA (3) MBA (بینکنگ)

BBA کے لئے انٹرمیڈیٹ اور MBA کے لئے بیچلرز ہونا ضروری ہے۔ داخلہ سے قبل رجحان ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ داخلہ فارم وغیرہ 400 روپے کے عوض ہمدرد یونیورسٹی کراچی کے علاوہ ہمدرد سینٹر مری روڈ راولپنڈی۔ ہمدرد سینٹر 142 لٹن روڈ لاہور۔ ہمدرد سینٹر 18 صدر روڈ پشاور سے دستیاب ہونگے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 3 فروی 1998ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ پاکستان۔

ازیکم جولائی 1998ء تا 30-جون 2001ء

○ جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی آگاہی کیلئے بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد 30- جون 1998ء کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں یکم جولائی 1998ء تا 30- جون 2001ء کیلئے عہداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخابات جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں۔ جس کیلئے 15- اپریل 1998ء کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیاء میں پہنچ جائیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جاسکیں۔

جملہ انتخابات عہدیداران قواعد کے مطابق ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔

جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کیلئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہوگا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ و معلمین و انسپکٹران مال آمد یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

زیارت ربوہ واقفین نو پشاور

○ مورخہ 25- دسمبر 1997ء واقفین نو پشاور کا ایک وفد مکرم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ پشاور شہر اور مکرم تسنیم احمد منیر صاحب (سیکرٹری وقف نو ضلع پشاور) کے ہمراہ ربوہ زیارت کے لئے پہنچا۔ اس وفد میں 28 بچے' 14 خواتین اور 8 مرد شامل تھے۔ وفد کے قیام و طعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا۔

ربوہ قیام کے دوران وفد نے بہشتی مقبرہ میں ائمہ احمدیت اور بزرگان سلسلہ کی قبروں پر دعا کی۔ اسی طرح بیت المبارک' P.S کے دفاتر' دفتر وکالت وقف نو' دفاتر صدر انجمن احمدیہ' لائبریری' بیت الاقصیٰ کا وزٹ بھی کیا اور متفرق معلومات حاصل کیں۔ بچوں کے علمی اور تربیتی امور کا جائزہ مکرم عبدالحلیم احمد مربی سلسلہ نے لیا اور توجہ طلب امور کی طرف راہنمائی کی۔

بچوں اور ماؤں نے محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ (صدر لجنہ پاکستان) سے ملاقات کی آپ نے بچوں سے مختلف باتیں سنیں اور اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ وفد نے بیوت الحمد کالونی کا وزٹ بھی کیا اور دریا کی سیر بھی کی جہاں بچوں نے کشتی کی سیر سے لطف اٹھایا۔

وفد نے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (دعوت الی اللہ) سے بھی ملاقات کی محترم حافظ صاحب نے والدین کو اپنے بچوں کے لئے نیک نمونہ بننے کی تلقین کی اور بہترین رنگ میں تربیت کی طرف توجہ دلائی۔

دفتر کی طرف سے مکرم حبیب الرحمان غوری صاحب اور مکرم مبارک احمد قمر صاحب نے ڈیوٹی سرانجام دی۔ مورخہ 27- دسمبر رات 9 بجے وفد واپسی کے لئے روانہ ہوا۔ انہیں دعا کے ساتھ الوداع کیا گیا۔

(وکالت وقف نو)

ضرورت سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور

○ احمدیہ ہوسٹل "دارلحمد" لاہور کے لئے ایک ہمہ وقت سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے ایسے احباب جن کو تعلیمی اور انتظامی تجربہ ہو۔ امیر صاحب ضلع / صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم)

بقیہ صفحہ 3

کہ اس کی وفات سے متاثر ہو کر تم نے اس کی زندگی سے خدمت دین کا سبق حاصل کیا۔ (-)

خاکسار

مرزا بشیر احمد ربوہ

9 دسمبر 1958ء

بقیہ صفحہ 3

ایک دفعہ بٹالہ ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر قادیان جانے والی ریل گاڑی کا انتظار کر رہے تھے ان انتظار کرنے والوں میں حضرت صاحبزادہ صاحب بھی تھے میں بھی ایک جانب کھڑا تھا میں نے دیکھا کہ صاحبزادہ صاحب آہستہ آہستہ چل کر میری جانب تشریف لائے اور قریب آکر فرمایا ملک عبداللہ آپ کو یاد ہے بچپن میں ہم ایک دوسرے کے کتنے گہرے دوست تھے۔ اب آپ کبھی ملتے ہی نہیں میں نے بے تکلفی سے عرض کیا کہ حضرت میاں صاحب بچپن کا زمانہ اور طرح کا ہوتا ہے اس میں مساوات پائی جاتی ہے اور حفظ مراتب کا خیال کم ہوتا ہے لیکن بڑے ہو کر حفظ مراتب کا احساس اجاگر ہوتا ہے۔ آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بڑے صاحبزادے ہیں اب آپ اس فرق کو دیکھیں۔ آپ عرش پر اور میں فرش پر ہوں میرے اس جواب پر آپ بہت مسکرائے اور فرمایا نہیں ایسی کوئی بات نہیں بہرحال آپ بڑے بااخلاق ہمدرد اور خاموش دوست تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

کر میدان جہاد میں پہنچ گئے۔ فتح شام کے بعد حضرت سعید مدینہ منورہ آکر گوشہ نشین ہو گئے۔

23 ہجری میں امیرالمومنین حضرت عمر فاروقؓ فیروز لولوء کے ہاتھوں زخمی ہوئے تو حضرت سعیدؓ ان کے گھر میں تھے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی وہیں بیٹھے تھے۔ حضرت عمرؓ نے جو حضرت عبداللہ بن عباس سے ٹیک لگائے ہوئے تھے فرمایا۔

"دیکھو میں نے کلالہ کے متعلق کچھ نہیں کہا اور کسی کو اپنا جانشین نہیں بنایا جو عرب اس وقت قید میں ہیں وہ سب آزاد ہیں حضرت سعیدؓ بولے اگر آپ کسی مسلمان کو خلیفہ نامزد کر دیں تو مسلمان آپ پر اعتماد کریں گے۔ حضرت عمرؓ نے چھ اشخاص کے متعلق فرمایا کہ ان میں سے کسی کو اپنا خلیفہ منتخب کر لینا۔

خلافت ثالثہ کے دور میں حضرت سعید نہایت خاموش رہے اس دوران ملکی سیاست میں کئی اتار چڑھاؤ آئے لیکن وہ ہر قسم کے ہنگاموں سے کنارہ کش رہے۔ تاہم 35 ہجری میں امیرالمومنین حضرت عثمانؓ مظلومانہ شہید ہوئے تو وہ خاموش نہ رہ سکے اور ظالموں کی برملا مذمت کی۔ اس زمانہ میں وہ کوفہ میں مقیم تھے۔ واقعہ کی خبر ہوئی تو انہوں نے کوفہ کی مسجد میں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"لوگو خدا کی قسم میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ اسلام لانے کے جرم میں عمر مجھے اور اپنی بہن کو باندھ دیا کرتے تھے جبکہ وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے اور تم نے عثمانؓ کے ساتھ جو بدسلوکیاں اور زیادتیاں کی ہیں اگر ان کی وجہ سے کوہ احد پھٹ جائے تو اس کا پھٹ جانا بجا ہے۔

حضرت سعیدؓ نے نواح مدینہ میں عقیق کے مقام پر مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ اسی جگہ انہوں نے تقریباً اسی سال کی عمر میں 52 ہجری میں جمعہ کے دن وفات پائی۔ جنازہ عقیق سے مدینہ لایا گیا۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے غسل دیا اور حضرت عبداللہؓ بن عمر نے حنوط ملا۔ اور نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر حضرت سعدؓ اور ابن عمرؓ قبر میں اترے اور اسلام کے اس مہر درخشاں کو سپرد خاک کر دیا۔

حضرت سعیدؓ بن زید کا شمار ان دس عظیم المرتبت صحابہ میں ہوتا ہے جن کو رحمت عالم ﷺ نے خاص طور پر نام لے کر جنت کی بشارت دی تھی یہ اصحاب "عشرہ مبشرہ" کے عظیم الشان لقب سے مشہور ہیں۔ حبّ رسولؐ' شوق جہاد' زہد و تقویٰ' ایثار و اخلاص اور خشیت الٰہی حضرت سعیدؓ بن زید کے خاص اوصاف تھے۔ حضرت ابو موسیٰؓ اشعری فرماتے ہیں کہ سعیدؓ بن زید کا دامن عمل کبھی معصیت کی آلودگیوں سے داغدار نہیں ہوا اور وہ ہمیشہ اتباع رسولؐ میں کوشاں رہتے تھے۔

(پندرہ روزہ المصلح یکم تا 31- اکتوبر 97ء)

○○○

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19- جنوری-1998ء
درجہ حرارت کم ازکم سے درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 16 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ملک دشمن عناصر کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔ ایسے عناصر جو مختلف رویوں میں ملکی حالات خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے خلاف کارروائی ضروری ہے۔

○ باوثوق ذرائع کے مطابق ایک حساس ادارے نے حکومت کو 21 منتخب نمائندوں سمیت 150 سمگلروں کی فہرست پیش کردی ہے۔ سمگلر اسلحہ کی تجارت کرکے کروڑوں روپے کماکر ملک میں بدامنی اور لاقانونیت پھیلا رہے ہیں۔ فہرست میں بلوچستان کی سیاسی جماعت کے سربراہ اور پنجاب کے 20۔ افراد بھی شامل ہیں۔

○ ہیومن رائٹس کمیشن کی تازہ رپورٹ کے میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں روزمرہ کی اشیاء کی قیمتیں اور یوٹیلٹی بلوں کے واجبات کی ادائیگی عام آدمی کے لئے ناقابل برداشت ہوتے جارہے ہیں۔ ملکی معیشت پر حکومتی کنٹرول کمزور ہونے کا تاثر پایا جاتا ہے۔ ڈاؤن سائزنگ اور پرائیوٹائزیشن سے بے روزگاری میں بری طرح اضافہ ہوا ہے۔ عدلیہ انتظامیہ کشمکش نے ملکی فضا کو بدنما کرڈالا ہے۔ عورت کو حاصل تحفظ بھی کمزور پڑگیا ہے۔ پاکستان میں سزائے موت ختم نہیں کی جارہی۔ حکمرانوں کے بیانات سے لگتا ہے کہ پاکستانی عوام ابھی پولیس کے مزید وحشی پن کا شکار بنیں گے۔

○ قرض اتارو سکیم میں فراڈ کرنے کے سلسلہ میں حکومت کی ہدایت پر خفیہ اداروں نے مسلم لیگی مولویوں کے خلاف تحقیقات شروع کردی ہے۔ علماء و مشائخ کے اہم عہدیداروں نے یورپ سے بھی رقوم بٹوریں۔ ان رہنماؤں نے قرض اتارو سکیم کو ویزوں کے بدلے کیش کروا کر لاکھوں روپے بٹورے۔ اور یورپ میں جعلی وفود بھیجے۔ پارٹی سطح پر تحقیقات کے بعد علماء مشائخ ونگ توڑ گیا ہے۔ علامہ ایاز ظہیر' مولانا ریاض یزدانی' مولانا یوسف' صاحبزادہ عامر' علامہ محمد جان' عامر نواز' شاہ نواز' اور ذوالفقار کو جعلساز قرار دے دیا گیا ہے۔ جلد چھاپے مار کر مذکورہ علماء اور ملوث افراد کو گرفتار کرلیا جائے گا۔

○ مولانا سعید الرحمان جے یو آئی اور متحدہ کونسل کا خود ساختہ نمائندہ بن کر برطانیہ کی مساجد میں وعظ کرکے جہاد کشمیر کے لئے کروڑوں روپے بٹورتا رہا۔ ہر سال دوروں میں برطانوی مسلمانوں کو ٹریپ کیا۔ بریڈ فورڈ کے نوجوان گروپ کو شک گزرا تو وہ آزاد کشمیر پہنچے۔ تحقیقات پر مولانا سعید الرحمان فراڈیا نکلا۔

○ برطانوی حکومت نے آصف زرداری کی چینل آئرلینڈ (برطانیہ) میں مبینہ کمپنیوں کی تحقیقات کرنے سے انکار کردیا ہے۔ یہ کمپنیاں قانونی طور پر رجسٹرڈ ہیں ان کے خلاف کوئی تحقیقات نہیں کی جاسکتی۔

○ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب جہاں زیب برکی نے کہا ہے کہ سانحہ مومن پورہ لاہور کا کوئی ملزم تاحال گرفتار نہیں ہوا۔

○ آصف علی زرداری کو منشیات سمگلنگ میں شامل تفتیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ اقوام متحدہ اور دیگر تنظیموں کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں مسلمانوں کی تعداد ایک ارب تیس کروڑ سے تجاوز کرگئی ہے۔ 2000ء تک مسلمانوں کی تعداد ایک ارب 60 کروڑ سے زائد ہو جائے گی۔ مسلمان دنیا کی آبادی کا 27 فیصد ہیں۔ 46 فیصد اقلیت کی شکل میں ہیں۔ جو غیر مسلم ممالک میں آباد ہیں۔ اور جن کا تعلق ایشیائی ملکوں سے ہے جہاں 300 ملین مسلمان آباد ہیں جبکہ براعظم امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد 115 ملین ہے۔

○ وفاقی وزارت قانون کی طرف سے عدالت عالیہ کے ججوں کی تنخواہوں میں اضافہ کی تجویز سے حکومت پنجاب نے باضابطہ اتفاق کرلیا ہے۔ جس کے تحت جج کی 50 ہزار تنخواہ' اور 25 ہزار ہاؤس رینٹ ہوگا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ حالات ٹھیک کرنے کا ایک ہی حل ہے حکومت ہمارے حوالے کردیں۔

○ خفیہ ادارے کی رپورٹ کے مطابق پنجاب حکومت کی تشکیل کردہ محافظ کمیٹیاں فرقہ پرست تنظیموں کی آلہ کار بن گئی ہیں۔

○ اردن میں عراقی نائب سفیر اور اس کی اہلیہ سمیت 8 عراقی باشندے قتل کردیئے گئے ہیں۔ عراق نے حملہ کی مذمت کی ہے۔

○ پاک روس تعلقات بگاڑنے کی بھارتی سازش ناکام بنادی گئی ہے۔

○ بنگلہ دیش میں سلور جوبلی آزادی کپ بھارت نے جیت لیا ہے۔

○ راجہ ظفر الحق وفاقی وزیر مذہبی امور نے کہا ہے کہ تین ماہ میں دہشت گردوں کا صفایا کردیں گے۔

○ ننکانہ سے لاہور جانے والی بس کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ مسافروں سے نقدی اور زیورات لینے کے علاوہ چادریں اور جوتے بھی اتروالئے۔ اسی طرح چنیوٹ فیصل آباد روڈ پر ڈاکوؤں نے ویگن لوٹ لی۔ مزاحمت پر ایک مسافر ہلاک اور پانچ زخمی ہوگئے۔ زخمیوں میں عورتیں بھی شامل ہیں۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ حکومت کی رہنمائی اور پوری قوم سے انصاف ہوگا۔ صدر کی حیثیت سے تمام صوبوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔

○ سانحہ مومن پورہ کے بعد کمشنر لاہور تبدیل اور ایس ایس پی اور ایس پی سٹی سمیت چار افسر معطل کردیئے گئے ہیں۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ بے نظیر جلد نااہل ہوں گی اور نواز شریف کو رائے ونڈ پہنچا دیا جائے گا۔ پنڈی والے صورتحال کا جائزہ لے رہے ہیں۔ لگتا ہے کہ وہ نواز حکومت کے کارناموں کے باعث بیرکوں سے نکلنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

○ ترکی میں رفاہ پارٹی پر پابندی کے خلاف انقرہ میں زبردست احتجاجی مظاہرے ہوئے ہیں۔ سابق وزیراعظم اربکان نے انسانی حقوق کی عدالت میں جانے کا اعلان کردیا ہے۔

○ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں نسلی تعصب کے سبب تشدد کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ زیادہ تر جنوب ایشیائی نوجوانوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ہر سال مختلف ملکوں کے کئی افراد نسلی فسادات میں ہلاک یا زخمی ہوجاتے ہیں۔ دنیا میں نسلی تعصب کے سب سے زیادہ واقعات برطانیہ میں ہوتے ہیں۔

○ پشاور سے کراچی جانے والی تیز رو خان پور اور جیٹھ بھٹہ کے درمیان دھند کے باعث آئل ٹینکر سے ٹکراگئی۔ آئل ٹینکر کے پرخچے اڑ گئے۔ ٹرین کی سات بوگیاں اتر گئیں۔ دو افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہوگئے۔

○ گوجر خان کے قریب فیصل آباد سے راولپنڈی جانے والی بس مخالف سمت سے آنے والی کوچ سے ٹکراگئی دس افراد ہلاک اور 25 زخمی ہوگئے۔ اسی طرح قصور سے کراچی جانے والی بس کھڈیاں موڑ پر بے قابو ہوکر درخت سے ٹکراگئی۔ جس سے چار افراد جاں بحق اور 60 زخمی ہوگئے۔

○ لاہور کے نئے ایس ایس پی احمد رضا طاہر نے چارج سنبھالنے کے بعد روزنامہ پاکستان سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ جس ایس ایچ او کو اپنے علاقہ میں ہونے والے جرائم کا پتہ نہیں اسے وہاں رہنے کا کوئی حق نہیں۔

پلاٹ برائے فروخت

پلاٹ نمبر 58 کھاتہ نمبر 381 خسرہ نمبر 137 برقبہ دس مرلے واقع محلّہ دارالفتوح ربوہ ضلع جھنگ جس پر چاردیواری اور گیٹ موجود ہے کی فروخت مقصود ہے۔ خواہش مند حضرات فون نمبر 213029 پر دفتر الفضل سے رابطہ کریں۔

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے سکنی وکمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی وکمرشل پلاٹس درکار ہیں۔
رابطے:۔
• سرگودھا: فخر اسٹیٹ ایجنسی - فخر احمد
موبائل: 212464/0341 - 7750609
• راولپنڈی۔اسلام آباد:
لیڈرز محمد احمد خان
فون دفتر: 552388 رہائش 593863
• ربوہ: پولٹری ماسٹر خالد۔ زاہد
فون دفتر: 213115

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3-30 تا 7-30 شام

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت
کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ایکسچینج آفس
6-A گیلری 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائیل: 0300-661524
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد

پیچیدہ اور پرانی امراض قابل علاج ہیں
فرحت کلینک (ہومیو) راجیکی روڈ ربوہ
☎ 766

بدہضمی گیس ٹربل کا فوری علاج

نیز ہمارے ہاں ہر قسم کے خالص عرقیات مشروبات اور جڑی بوٹیاں دستیاب ہیں
پاکستان کے ہر شہر میں میڈیکل سٹور اور دواخانہ کے علاوہ ڈسٹری بیوشن کیلئے رجوع کریں۔
اکسیر ہاضم
تیار کردہ
دواخانہ حکیم اکمل خان ٹرانسفارمر چوک صادق آباد راولپنڈی
فون 429888